15

مسائل کا حل کیسے ہو؟

مسائل اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ وقت اور دوسرے وسائل ناکافی محسوس ہوتے ہیں۔ ذمہ داران کا شکوہ بجا ہوتا ہے کہ ان کی توانائیوں کا بیشتر حصہ مسائل کو نمٹانے میں صرف ہو جاتا ہے۔ کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ وہ مقاصد کے حصول کے لیے کسی خلل کے بغیر ترجیحات کے مطابق کام کر سکیں۔

مسائل کا دباؤ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ حل کی کوششیں ادھوری رہ جاتی ہیں۔ اہم مسائل کی قیمت پر ہنگامی مسائل پر توجہ رہتی ہے اور سطحی کوششوں کے باعث ایک ہی مسئلہ بار بار اٹھتا ہے--- بالآخر کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور چھوٹے مسائل بڑے بحران کا روپ دھار لیتے ہیں۔

صحیح رویہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ بحران پیدا کر کے ان کو حل کرنے پر توجہ لگائی جائے' چھوٹے چھوٹے مسائل سے لے کر بڑے بڑے مسائل تک پر گہری نظر ڈالی جائے اور ایک منظم طریقے سے ان کا نقشہ بنا کر' ان کو حل کیا جائے۔ مسائل درخت کی مانند ہوتے ہیں۔ ان کی شاخیں کاٹنے کے بجائے ان کو جڑ سے اکھاڑنا ضروری ہے۔ اس طرح کا ایک قدم اٹھانے سے سیکڑوں مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

مسائل کی جڑ تین جگہ پائی جاتی ہے:

۱- معاملہ فہمی : حضور نبی کریمؐ نے معاملہ فہمی کی صلاحیت کی دعا کی ہے۔ مسئلے کی صحیح تشخیص نہ ہو تو حل کیسے ہو گا؟ اکثر مسائل کا تعلق حقیقت کے بجائے سمجھ بوجھ' نظریات' مفروضات اور تخیلات سے ہوتا ہے۔ ان کا راہ راست پر ہونا ضروری ہے۔

۲- انسانی اسباب : مسائل کی پشت پر کسی فرد کا' یا افراد کے کسی گروہ کا رویہ ہوتا ہے۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر اصلاح ممکن نہ ہو تو تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

۳- تنظیمی اسباب : اختیارات کی تقسیم' ضابطوں کی ترتیب' حدود کار اور طریقہ کار میں مطلوبہ اہداف کے لحاظ سے ناہمواری بھی مسائل کو جنم دیتی ہے۔